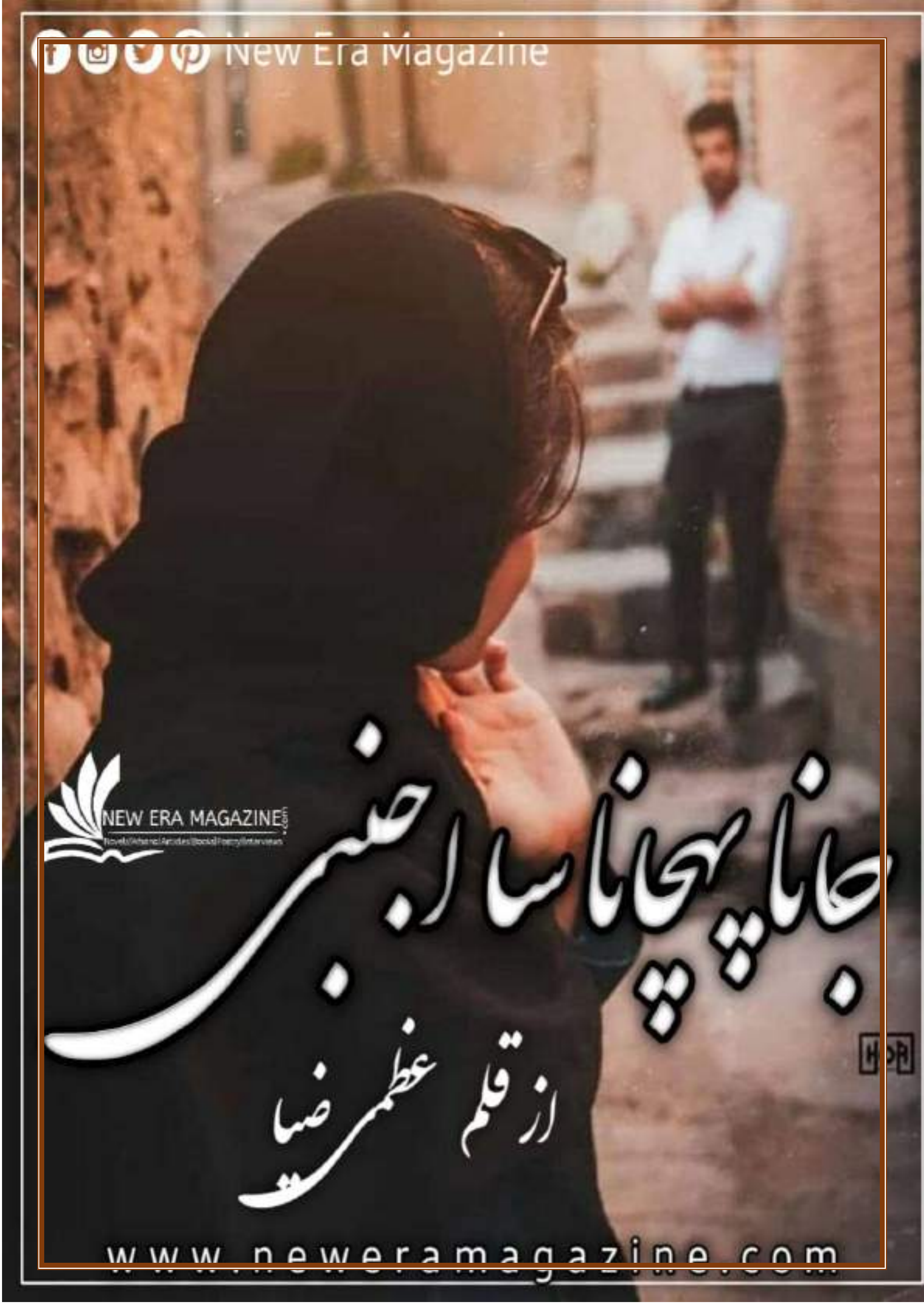
New Era Magazine
جانا پہچانا سا اجنبی
NEW ERA MAGAZINE
از قلم
عظمیٰ ضیا
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

جانا پہچانا سا اجنبی

از عظمٰی ضیاء

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

"نیلم ویلی کشمیر" کا حسین، خوبصورت اور یادگار سفر

یہ کہانی ہے محبت میں ہاری ہوئی لڑکی کی، دوران سفر کوئی اسکے بنجر دل کی سرزمین پہ بناء کچھ کہے اپنی مسکراہٹ سے اس کے بنجر دل کی سرزمین کو سیراب کر گیا تھا۔ مگر بار بار ٹوٹ جانے کے خوف نے اسے ہار ماننے پہ مجبور کر دیا۔

از قلم عظمٰی ضیاء

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جانا پہچانا سا اجنبی

(مسیحا)

اکتیس دسمبر 2021ء یہ ہمارا نیلم ویلی کشمیر میں پہلا دن تھا۔ نیلم ویلی کے بارے میں جیسا سنا اسے اس سے بڑھ کر پایا۔ حسین وادیاں، برف سے ڈھکے پہاڑ اور ان پہاڑوں کے بیچ و بیچ بہنے والا دریائے نیلم آنکھوں کو جنت کی سیر کروانے کے لیئے کافی تھا۔ مگر دل و دماغ اس بات سے بالکل ہی ناواقف تھا کہ ابھی کسی اور کا دیدار کرنا باقی ہے۔

شدید سردی کے باعث سوپ کا جی چاہا تو سوچا "چل سوپ کی تلاش کی جائے" اب کیا

معلوم سوپ کی بجائے جی اس کے دیدار سے بھرنے والا ہے۔

ہوٹل کے لان سے چائے پیتا نظر آتا شخص جسے ہم نے اشارے سے ہوٹل کے داخلی دروازے کا پوچھا۔

"یہاں سے آجائیے۔۔"اس نے ہاتھ کے اشارے سے داخلی راہ کی طرف اشارہ کیا تو ہم چاروں اندر داخل ہوئیں۔

پہلی فرمائش سوپ کی ہی کی گئی جو کہ نہیں تھا۔کہا گیا"چائے اور کافی دستیاب ہے۔" دستیاب اب کچھ بھی ہوتا۔اس سے کیا حاصل؟آنکھیں تو اس کا دیدار کر چکی تھیں۔ گمان ہوتا تھا کہ اسے پہلے بھی کہیں دیکھا ہے۔"شاید خوابوں میں۔ہا۔ہا۔ہا۔۔"دل پہلی بار اپنی ہی کہی ہوئی بات پہ مسکرا دیا۔

"کچھ بھی بول دو۔۔"میں نے مومی سے سردی کی شدت سے کپکپاتے ہوئے چائے یا کافی میں سے کسی ایک چیز منگوانے کو کہا اور کرسی پہ بیٹھ گئی۔

آنکھیں ابھی بھی اسی پہ ہی تھیں۔کہتے ہیں پہلی نظر معاف ہوتی ہے۔لیکن جب پہلی نظر ختم ہی نہ ہو تو کیا سزا یقینی ہو جاتی ہے؟میرے خیال سے"ہاں"یقیناً۔۔"

میری سزا بھی شاید یقینی ہو گئی تھی۔جیسے تیسے کر کے ہم وہاں سے نکلے۔لیکن دل وہیں

کہیں رہ گیا اور ہوا میں معلق ہو گیا۔ بار بار خود کو سمجھانے کے باوجود بھی آنکھیں اسی کے آشیانے کی طرف ہی نظریں گاڑھے ہوئے تھیں۔ اب یہ پاگل پن تھا یا بے وقوفی؟ اسکا فیصلہ ہونا باقی تھا۔

****

تھک ہار کے ہاٹل کے بستر پہ جوں ہی لیٹے تو مانو، بے انتہاء میٹھی نیند آنکھوں میں سما گئی۔ اب آنکھوں کو کہاں فرصت تھی کہ کچھ اور دیکھتے؟ بس پھر کیا تھا؟ آنکھیں بند کیں اور اسے اپنے تصور میں لاتے ہوئے سونے کی کوشش کی۔

یکم جنوری 2022ء رات بارہ بجے سب "ہیپی نیو ایئر" منانے میں مصروف تھے۔ اور ہم اپنے دل و دماغ کے ساتھ الجھنے میں مصروف۔۔

"یار آجاؤ سب باہر۔۔۔ مل کر سیلیبریٹ کرتے ہیں۔۔" مومی نے مجھے ہاتھ لگا کر ہلایا تو میں نے اپنی نیم دراز آنکھوں کو کھول کر ایک لمحے کے لیئے اسے دیکھا۔ وہ اپنی بڑی جیکٹ پہنے اور سرخ ٹوپی سر پہ لیے ہوئے ٹیرس پہ جانے کے لیئے بالکل تیار تھی

۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں نے اسے ملتجی نگاہوں سے دیکھا۔" یار سونے دو۔۔"اور پھر سے آنکھیں بند کر لیں۔چارو ناچار اسے خود ہی باہر ہاٹل کے ٹیرس پہ جانا پڑا۔

محسن بھائی جو ہاٹل کی کینٹین میں تھے،ان کی طرف سے ٹیرس پہ آتش بازی کی رسم با احسن طریقے سے سرانجام دی گئی اور انکا ساتھ دینے والوں میں سے ہمارے ٹور میں سے کچھ جوڑے بھی تھے۔ہمارے گروپ میں سے صرف مومی ہی شامل تھی۔میرا تو شروع سے ہی ان فضول چیزوں سے دم گھٹتا ہے۔

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اکتیس دسمبر کو وہ اچھا لگا اور یکم جنوری کو پورا دن دل اسی شش و پنج میں رہا کہ اس سے کہا جائے کہ "آپ خوبصورت ہیں۔۔اللہ کی بنائی ہر خوبصورت چیز کی تعریف کرنا ،انکا حق ہوتا ہے۔۔بس اسی لیئے آپ مجھے اچھے لگے۔۔"

لائنز خوب اچھے سے سوچ لی تھیں۔ایک پل کا سفر ایک سال میں بدلا تھا۔31 دسمبر 2021ء۔یکم جنوری 2022ء میں بدل چکا تھا۔سال تو پل بھر میں بیت گیا ناں؟

****

"Arang Kel" کے سفر کے دوران دل بے چین، بے چین سا رہا۔ایسے لگا جیسے کچھ چھوٹ رہا ہو۔اب کیا تھا؟رات والی بات ہی ذہن سے نکل گئی تھی۔ محبت میں ایک بار ڈسہ ہوا انسان بھلا کہاں دوبارہ کسی اور کے بارے میں سوچ سکتا ہے؟ایسا ہی حال میرا تھا۔"میرے لیئے اہم صرف میں اور میرا کام تھا۔"

سکون کی خاطر آنکھیں بند کیں تو اسی کا چہرہ۔۔"او مائی گڈ نیس۔۔ کیا مسئلہ ہے یہ۔۔۔ مجھے نہیں سوچنا کسی کو۔۔۔"دو سال بعد ایسا ہوا تھا کہ دل میں کسی کے لیئے بے چینی محسوس ہوئی تھی۔خود پہ غصہ بھی آیا۔رہی سہی کسر دورانِ سفر بلیوٹوتھ پہ چلے ہونے والے گانوں نے پوری کر دی۔

"تمہیں دیکھیں میری آنکھیں۔۔۔اس میں کیا میری خطا ہے؟

حال کیا ہے میرے دل کا؟؟؟ یہ تو بس مجھ کو پتہ ہے۔۔۔۔۔"

مجھے لگتا تھا کہ رشتہ سالوں ساتھ رہنے سے مضبوط ہوتا ہے۔۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا۔۔ کبھی کبھی ہمارا کسی سے رشتہ جڑنے کے لیئے ایک لمحہ،ایک پل ہی کافی ہوتا ہے۔ بھلے ہی اس میں کوئی عہد و پیماں نہ کیے گئے ہوں۔

****

Kel کے سفر کے دوران ہم سبھی بے انتہاء خوش تھیں۔عامر بھائی کو اگر دنیا کا بہترین بھائی کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔انہوں نے سگے بھائیوں سے بھی بڑھ کر ہم سب کا خیال رکھا۔ہائکنگ کے دوران بھی وہ ہر ایک کا دھیان رکھتے رہے اور بہت اچھے سے گائیڈ کرتے رہے۔پہلے تو ہمیں ان سے شکایت تھی کہ گاڑی چھوٹی ہے، گھٹن ہے ۔۔وغیرہ۔۔وغیرہ۔۔ مگر بعد ازاں یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا۔

"گاڑی میں نہیں بیٹھ سکتی میں۔۔۔مجھے گاڑی کے اوپر رسیوں سے باندھ کر بٹھا دیں۔۔۔"میری بات پہ سب قہقہہ لگا کر ہنسے۔کہا تو میں نے بے زاری سے تھا کیونکہ قے کر کے برا حال ہو چکا تھا۔ایسا زندگی میں پہلی مرتبہ ہوا کہ پہاڑوں کے سفر کے دوران طبعیت خراب ہوئی۔

"مجھے تو اپنے آپ پہ ہی ڈاؤٹ ہو رہا ہے۔۔۔"میں نے نازی سے کہا تو اس نے آنکھوں کو گول کرتے ہوئے مجھے دیکھا۔

"قسم سے۔۔۔میں شریف لڑکی ہوں۔۔۔"میرے شرارت بھرے انداز پہ اب کے وہ ہنس دی۔

"بے وقوف۔۔"

"دیکھیں آپ فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ جائیں۔"عامر بھائی نے پیش کش کی اور خود ہی پھنس گئے۔

میں نے انکی پیشکش فوراََ ہی قبول کی۔اب انہیں میری جگہ پہ بیٹھنا پڑا۔ان کا بھی وہاں بیٹھ کر تقریباََ وہی حال تھا جو میرا تھا۔

"میری جگہ پہ بیٹھ کر آپ کو انٹری کروانی ہو گی سب کی۔۔۔"انہوں نے ذرا مذاحیہ انداز میں مجھ سے کہا اور سب کے آئی ڈی کارڈ فرنٹ سیٹ پہ بجھوا دیئے۔

"مسئلہ ہی کوئی نہیں ہے۔۔۔"میں آرمی کی دیوانی لڑکی ذرا شوخ و چنچل انداز سے بولی۔

"ڈرائیور انکل آپ کو کوئی مسئلہ تو نہیں؟؟؟"لگتے ہاتھ سوچا ان سے بھی پوچھ لیا جائے۔

"نہیں۔۔بالکل بھی نہیں بہنا۔۔۔"انہوں نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

چیک پوسٹ سے گزر ہوا تو گاڑی روکی گئی۔اس سے پہلے سب کے آئی ڈی کارڈ میں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنے ہاتھ میں لیتی۔آرمی آفیسر نے ہاتھ ہلا کر جانے کا اشارہ کیا۔

"دیکھا۔۔کہاناں۔۔مسئلہ ہی کوئی نہیں ہے یہ تو۔۔۔"میرے شگوفے پہ سب ہنس دیئے۔

"آپ بارڈر پار بھی کرواسکتی ہیں پھر تو۔۔"پچھلی نشست پہ موجود لڑکی نے پورے وثوق سے سوال کیا۔

"جی بالکل۔۔۔لیکن میں بارڈر پار کروانا نہیں چاہتی۔۔۔"ہنستے ہوئے کہا تھا۔

ابھی یہی نہیں۔۔ایک اور چیک پوسٹ سے ہمارا گزر ہوا۔اب کی بار بھی پھر سے وہی دہرایا گیا۔

"بس دیکھ لیجیئے۔۔۔۔بس کبھی غرور نہیں کیا۔۔"میں نے قدرے ناز و فخر سے کہا تو ایک بار پھر سے گاڑی میں قہقہہ بلند ہوا۔

KELتک جانے کے لیئے جیپ لی گئیں۔جیپ میں بیٹھنے کے لیئے جگہ کم پڑ رہی تھی ۔"پتلا بندہ آگے آجائے۔۔"عامر بھائی نے مجھے دیکھتے ہوئے اشارۃََ آگے آنے کا کہا۔

"میں بہت موٹی ہوں۔۔۔نیور۔۔ایور۔۔۔آپ پتلا ڈرائیور لے آئیں۔۔"میرے پاس بھی انکی ہر بات کا جواب تھا۔

اللہ اللہ کر کے جیپ میں سب بیٹھے۔فرنٹ سیٹ پہ بھیاء اور بھابھی بیٹھے۔وہ جوڑا سیالکوٹ سے تھا۔ہم سب کا پسندیدہ جوڑا۔بس پھر کیا تھا۔ہم نے انہیں اپنا بھیاء اور بھابھی بنالیا۔بس رستہ رکوائی کی رسم ابھی باقی تھی۔

"انسانی شکل کا پہاڑ ہے یہ بچو۔۔یہاں فائر بھی کیا گیا مگر یہ پہاڑ ایسے کا ایسا ہی رہا۔۔" جیپ کے ڈرائیور تو باکمال تھے۔انہوں نے ہمیں نایاب معلومات سے آگاہ کیا۔

بس پھر کیا تھا۔برف سے ڈھکے پہاڑ ہوں اور انکے ساتھ تصویریں نہ بنوائی جائیں۔۔ہو ہی نہیں سکتا۔لیکن مجھے لگتا ہے کہ تصویریں بنانے سے زیادہ۔۔اس خوبصورتی کو اپنی آنکھوں کے رستے دل کے گوشوں میں اتارنا زیادہ راحت بخش عمل ہے۔

اب مرحلہ تھا ہائکنگ کا۔میرے لیئے یہ ایک عام سی بات تھی۔اسکی وجہ "امبریلہ واٹر فال "کا ٹور تھا۔جسے میری پیاری ہاجرہ نے متحرکانہ انداز میں ارینج کیا۔وہ واقعی مشکل تھا لیکن یہ مشکل نہیں لگا۔یہ تو میری سوچ تھی۔آگے کے پڑاؤ تو ابھی باقی تھے جناب۔۔

ہائکنگ کے لیئے استعمال ہونے والی چھڑی اور جرابیں خریدیں اور اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہو گئے۔ کیبل کار میں سوار ہوئے اور پھر ہائکنگ کے مرحلے کا آغاز ہوا۔

عاشی اور نازی دونوں نے پانچ منٹ بعد ہی واپسی کا رستہ اختیار کر لیا تھا۔ مومی کا بھی یہی حال تھا۔

"نہیں۔۔۔اب آئے ہیں تو جانا ہی جانا ہے۔۔۔" میں اپنی بات پہ بضد تھی۔

مجھ میں جوش وولولہ دیکھ کر مومی بھی پر عزم طریقے سے ہائکنگ کرنے لگی۔ اس سب میں عامر بھائی نے ہماری بہت ہیلپ کی۔

چھڑی کو زور سے زمین میں دبائے اپنا پاؤں مضبوطی سے رکھتے ہوئے اوپر چڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ "کسی نامحرم کا ہاتھ نہیں پکڑنا بس۔۔ اللہ تعالیٰ جی۔۔ پلیز۔۔۔ہیلپ۔۔ بس ایک دفعہ یہ ہو جائے تو دو نوافل ادا کروں گی۔۔۔" آگے کا رستہ ذرا دشوار معلوم ہوا تو دل نے خود سے سرگوشی کی۔

میری یہ دعا پوری بھی ہوئی۔ کسی کا ہاتھ پکڑنا نہیں پڑا۔ الحمدللہ۔۔۔

مومی کوئی تین چار مرتبہ گری۔ لیکن ہمارے پاس عامر بھائی جیسے انسان تھے جو ارتغل

کی مانند تھے۔"کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔ہمت کرو۔۔بس تھوڑا ہی رہ گیا ہے۔۔"ان کے الفاظ دل کو تسلی دینے کی غرض سے کافی تھے جبکہ فاصلہ ابھی بہت زیادہ تھا۔

****

ہائکنگ کر کے جوں ہی ہم اوپر پہنچے تو بے انتہاء خوبصورت منظر ہمیں خود سے ملوانے کے لیئے تیار بیٹھا تھا۔سانس پھولا ہوا تھا لیکن دل کو طلب تھی "پیپسی" کی۔۔وہ تو نہ مل سکی تو ہم نے سوچا "چل بیٹا پانی پہ گزارا کر۔۔"

"یار۔۔مجھے اس سے کچھ کہنا ہے۔۔"پانی کا ایک گھونٹ بھرنے کے بعد جوں ہی میں نے مومی سے کہا تو اس نے آنکھیں پھاڑ کر مجھے دیکھا اور پھر ارد گرد موجود تمام لوگوں کو۔

"کس سے؟؟"اسے لگا میں یہاں موجود کسی کی بات کر رہی ہوں۔لیکن ابھی وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ جس کی میں بات کر رہی ہوں وہ یہاں کہیں نہیں۔بلکہ میرے دل میں گھر کر چکا ہے۔

"یار۔۔وہ۔۔کافی والا۔۔۔"بے ساختہ میرے منہ سے نکلا۔

"آریوان یور سینسیز؟؟"وہ تقریباً چکر کھا کر گرنے والی ہی تھی۔

"شاید نہیں۔۔۔"میں ایک الگ ہی دنیا میں محو تھی۔اس وقت وہ مجھے اپنے بہت پاس،انتہائی پاس محسوس ہوا۔

"یہ خطرناک ہے یار۔۔۔"وہ تفہیمی انداز میں قدرے نرم لہجے میں بولی تو مجھے ہنسی آگئی۔

"دل یہ چیز کہاں دیکھتا ہے یار؟آج کی رات آخری ہے وہاں۔۔ صبح وہاں سے نکل آئیں گے۔۔مگر مجھے یہ ملال تو نہیں رہے گا کہ میں نے اس سے حالِ دل کہا نہیں۔۔"

میں نے لمبی تمہید باندھتے ہوئے گہرا سانس لی اور اپنی آنکھوں میں شدید ٹھنڈ سے آئے ہوئے پانی کو صاف کرتے ہوئے اپنا حجاب درست کیا کیونکہ میرے بال میرے ماتھے پہ بار بار آرہے تھے۔

مومی نے مجھے بغور دیکھتے ہوئے کہا۔"ایک بار پھر سے سوچ لو۔۔۔"

"ہاں۔۔لائنز سوچ لی ہیں۔۔بس ان کو یاد کر لیتی ہوں۔۔"میں بے ساختہ ہنسی۔اور پھر اپنا موبائل سیلفی کی غرض سے نکالا۔"ایک عرصے بعد تمہیں دل سے ہنستا ہوا دیکھ

رہی ہوں۔۔"میری ذات مجھ سے ہمکلام ہوئی۔

"اکثر ایسا ہوتا ہے کہ انسان جب خوشی کی حالت میں ہوتا ہے تو اسے کچھ اندازہ نہیں ہوتا کہ کیا غلط ہے اور کیا درست؟"

نیلم ویلی واپس آتے ہوئے شام کے تقریباً ساتھ ہو چکے تھے۔پورا رستہ بارش ہوتی رہی، جس سے ٹھنڈ کی شدت میں اور اضافہ ہوتا گیا۔شدید سردی اور اوپر سے ٹھنڈا پانی۔لیکن اللہ کی بارگاہ میں حاضری لگوانا ضروری تھا۔سو وضو کیا اور نماز پڑھی۔

"یااللہ! میرے دل میں اگر اسے ڈال ہی دیا ہے تو مجھے ہمت دینا کہ میں اس سے کہہ سکوں کہ وہ مجھے اچھا لگتا ہے۔بس بے عزتی نہ ہو۔"دل میں اس بات کو خوف بھی تھا کہ کہیں بے عزتی نہ ہو جائے۔

میرا چہرہ تقریباً سبھی پڑھ چکی تھیں۔"اسی کے خیالوں میں ہو؟؟"عاشی کی بات پہ میں چونکی۔

"ارے وہی۔۔۔"اس نے زور دے کر کہا تو مومی نے مجھے دیکھ کر نفی میں اشارۃً سر ہلایا۔میں سمجھ گئی کہ وہ یہی کہنا چاہتی ہے کہ۔۔"ڈونٹ رری ایکٹ۔۔۔"

"چل یار۔۔ڈیر دیتے ہیں تمہیں۔۔اسے جا کر بولو کہ۔۔۔"اسکی بات مکمل نہ ہوئی تھی کہ میں بولی۔

"کسی کے ساتھ جذباتی مذاق کرنا ڈیر میں نہیں آتا۔۔۔"میں نے اتنا کہا اور کمرے سے باہر آ گئی۔

اب سوال یہ تھا کہ شدید بارش میں کیسے جایا جائے؟؟ بارش تھمنے کا انتظار کیا گیا لیکن بارش تھی کہ کسی صورت تھم نہیں رہی تھی۔اور میرے اس دل کو کسی صورت قرار نہیں آ رہا تھا۔جیسے جیسے بارش تیز ہوتی گئی،ویسے ویسے ہی دل میں ہلچل مزید ہونے لگی۔

"جیسے تیسے کر کے مجھے جانا ہے وہاں۔۔پلیز۔۔۔"مومی جو موبائل،عامر بھائی کے موبائل کے ہاٹ اسپاٹ کے ساتھ کنیکٹ کر رہی تھی،اس نے مجھے آنکھیں پھاڑ کر دیکھا۔

"دیکھ نہیں رہی کہ بارش کتنی ہے؟کیا ہو گیا ہے؟؟"

عامر بھائی سن چکے تھے۔"کہاں جانا ہے؟"انہوں نے سوال کیا۔

"ایک جگہ جانا ہے۔۔آپ کو بتانا ضروری ہے کیا؟؟"میں ذرا امذاحیہ انداز میں بولی تو وہ ہنس دیئے۔

اب تک وہ سمجھ گئے تھے کہ میری عادت ہی ہے ایسا بولنے کی، سوانہوں نے کوئی سوال وجواب نہ کیا۔

"کافی پینے جانا ہے اور کوئی بات نہیں عامر بھائی۔۔یہ تو بس ایسے ہی بے وقوف۔۔" مومی نے فوراََ سے انہیں جواب دیا۔

"چھتری منگوادیجیئے پلیز۔۔۔"میری ایک سے بڑھ کر ایک بات پہ مومی تقریباََ چکر کھا کر گرنے ہی والی تھی۔

"جی۔۔۔"عامر بھائی بالکنی میں موجود سیڑھیوں سے نیچے اترے اور ہمیں چھتری لا کر دی۔

میں نے اپنی ہڈ کو اچھے سے سیٹ کیا اور سر کو کور کرتے ہوئے چھتری کھولی۔

"ایک بار پھر سے سوچ لو۔۔۔"سیڑھیاں اترے ہوئے میرا ہاتھ پکڑ کر وہ بولی۔"تم نہیں کہہ سکو گی۔۔"

اسکی بات سن کر جی چاہا کہ اس سے کہوں۔۔"یہ مذاق نہیں ہے۔۔کہ میں نے سوچا ۔۔اوراب ہمت نہیں ہو گی تو چپ رہوں گی۔"

"تم کیسے کسی سے یہ کہہ سکتی ہو؟؟"اگلے سوال پہ اور ہنسی آئی۔

اب کے پھر میں چپ رہی۔دل نے کہا۔"اب کہے بناء گزارا بھی تو نہیں۔۔۔"

ٹھٹھرتے گیلے موسم اور برستی بارش میں کسی کے لیئے اپنے اصولوں کو توڑ دینا کیا واقعی محبت کے زمرے میں آتا ہے؟میں محبت جیسے لفظ سے نفرت کرنے والی لڑکی صرف کہانیوں میں ہی محبت لکھتی تھی۔کیا اب قسمت میری زندگی میں بھی محبت لکھنے جا رہی تھی؟

"کچھ بولنا نہیں ہے تو نہ سہی۔۔کم از کم۔۔یہ چھتری تو میرے اوپر رہنے دو۔۔"

میرے ہاتھ میں موجود چھتری بار بار کھسک رہی تھی۔بارش کے قطرے ہم دونوں پہ بار بار گر رہے تھے۔مجھے تو بارش بچپن سے ہی پسند ہے۔چاہے گرمی ہو یا سردی ۔۔بارش میں گھومنا اور ساتھ میں پکوڑے ہو جائیں تو ہم پینڈو لوگوں کی عید ہو جاتی ہے۔بیمار ہونے کی کس کو پرواہ؟اور اوپر سے جب اپنے پسندیدہ شخص کے ہاتھ سے

کافی مل جائے تو سکون آپکی رگوں میں سرائیت کر جاتا ہے۔

****

ہاٹل میں داخل ہوئے ہی تھے کہ نگاہیں ہر سمت اسے ہی ڈھونڈنے لگیں۔ سامنے دیکھا تو وہی موجود تھا۔ کالے رنگ کی ہڈ میں موجود شخص کل کی نسبت آج ذرا الگ الگ سا لگ رہا تھا۔ لاؤڈ میوزک میں اس سے بات کرنا ذرا مشکل ہو رہا تھا۔ ذرا ہمت باندھتے ہوئے اسکے قریب آئی۔ پہلے سوچا۔ "موبائل کے نوٹ پیڈ میں لکھ کر، وہ دکھا دوں۔"

"گونگا، بہرہ سمجھے گا تمہیں۔۔۔" میں نے خود گوئی کی۔

میں نے ہاتھ میں موجود چھتری کو بند کیا اور اسے میز کی ایک سائیڈ پہ رکھا۔ قدم اپنے آپ ہی اسکے قریب بڑھتے گئے۔

"آپ سے بات ہو سکتی ہے؟؟" ذرا ہمت کرتے ہوئے پوچھ ہی ڈالا۔

بے انتہاء صاف، شفاف اور معصومانہ چہرہ۔۔ اور اسکی قاتلانہ آنکھیں۔۔ اف۔۔۔ میرا دل تو تقریباً بند ہونے کو تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جواباََ اس نے اثبات میں گردن ہلائی۔

"ہر خوبصورت چیز کا حق ہے کہ اس کی تعریف کی جائے۔آپ بے حد خوبصورت ہیں۔۔مجھے آپ اچھے لگے۔۔بس اتنا ہی کہنا تھا۔"نہایت عجلت میں منہ سے یہ الفاظ ادا ہوئے تھے۔

اس نے کیا کہا یاد نہیں رہا۔بس یاد رہا تو اسکا مسکرانا۔واپس مڑ کر میں اپنی جگہ کی جانب آئی مگر جاتے جاتے رُکی اور واپس مڑ کر صرف اتنا کہہ سکی۔"یہ ڈیر نہیں تھا۔۔یہ میں نے دل سے کہا ہے۔۔ڈیر مت سمجھیئے گا۔۔"دل میں ایک خلش تھی، تبھی اسے واضح کرنا مناسب سمجھا۔

واپس کرسی کی جانب بڑھی تو مومی کا ہنستا مسکراتا چہرہ میرا منتظر تھا۔

"اب ہنسو تو نہیں۔۔"میں نے اسے ڈپٹ کر کہا مگر وہ تھی کہ پھر سے مسکرائی جارہی تھی۔"اِٹس نارمل۔۔۔چپ کر جاڈیش۔۔۔"میں نے اپنی ہڈ کو اچھے سے سیٹ کیا اور اسکے ساتھ آبیٹھی تاکہ مسیحا کا چہرہ دوبارہ دیکھنا نصیب ہو۔

اب معاملہ درپیش تھا۔انٹرنیٹ کنیکٹ کا۔وائی فائی آن کیا اور اس سے وائی فائی کا

پاسورڈ اینٹر کرنے کا کہا۔

"جا ب پاسورڈ پوچھ کے آ۔۔۔" حکم تھا جان سے پیاری دوست کا، ورنہ اب تو بات کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ کہیں یہ نہ کہہ دیا جائے۔۔"باجی یہاں سے دفع ہو جائیں۔۔"

چاروناچار اس سے پوچھنا پڑا۔اپنے ہوٹل میں موجود مہمانوں کے لیئے وہ شیشہ جیسی کوئی عجیب و غریب چیز تیار کر رہا تھا۔ عجیب اس لیئے کہ "میں نے پہلی دفعہ ایسی عجیب و غریب چیز دیکھی۔

"پاسورڈ۔۔لگا دیں۔۔" ذرا رُک رُک کر کہا مگر پر اعتمادی برقرار تھی۔

اس نے پاسورڈ بتایا جو کہ تھا بہت ایزی لیکن میری سماعت سے ٹکرانے سے قاصر رہا۔

"جی۔۔یہ لگا دیں۔۔" میں نے جوں ہی موبائل اسکے سامنے کیا تو اسکے ہاتھ کسی چیز سے بھرے ہوئے تھے۔مجھے لگا کافی ہو گی۔مگر وہ وہی شیشہ جیسی عجیب چیز کی تیاری میں استعمال ہونے والی کوئی چیز تھی۔

پاسورڈ تو لگا لیا۔ہمارے لیئے کافی وہ خود لا یا۔اب دل کو یہ بھی گوارا نہیں تھا کہ وہ

ہمارے سامنے کافی پیش کرے۔"آج کی کافی میں الگ بات ہی ہے۔۔"دل نے خود سے سرگوشی کی تو میرے چہرے پہ پھیلی مسکراہٹ اور گہری ہوتی چلی گئی۔

اسی وقت میں نے اپنے ہاتھوں پہ موجود براؤن رنگ کے گلوز اتار کر میز کی ایک سائیڈ پہ رکھے۔اور کافی کے کپ کو پکڑا تا کہ کافی پہ موجود اسکے ہاتھوں کے نشانات کو چھو کر اس کا لمس محسوس کیا جا سکے۔

"آج کے بعد شاید دوبارہ کبھی یہاں نہیں آپاؤں گی۔۔۔"دل خود سے سرگوشی کرتا ہوا محسوس ہوا۔

نگاہیں اسی کو برابر دیکھے جا رہی تھیں۔وہ مہمانوں کے لیئے شیشے کو تیار کر رہا تھا۔جوں ہی اس نے اس حقہ نُما چیز کو سلگا کر منہ سے لگایا تو میں نے حیرانگی سے دیکھا۔"یہ کیا؟؟؟"بے ساختہ مگر ذرا آہستہ سی آواز میں حیرانگی کا اظہار کیا گیا۔

"یہ نشہ نہیں ہوتا جانو۔۔۔"مومی نے مجھ سے کہا اور پھر اس سے ٹرائے کرنے کی فرمائش کر ڈالی۔

اس نے اسے صاف کیا اور اسکے سامنے پیش کیا۔میرے لیئے یہ چیز نئ تھی۔"مجھے لگا

کہ یہ دھواں چھوڑتی چیز بڑا سگریٹ ہے۔۔ہا۔۔ہا۔۔ہا۔۔"میری بات سن کر مومی کو ہنسی آگئی۔

"بے وقوف۔۔یہ شیشہ ہے۔۔۔نشہ نہیں ہوتا اس میں۔۔۔"اس نے مکرر کہا۔

کافی کا گرم کپ شدید سردی سے کپکپاتے ہاتھوں کو تقویت بخشنے کے لیئے کافی تھا۔

"آپ تھوڑی دیر بیٹھ جائیں گے ؟؟اگر ممکن ہو تو؟؟"دل نے بے اختیار فرمائش کی۔

بلیک رنگ کی ہڈکی جگہ اب ہلکے سبز رنگ کی جیکٹ زیب تن کیے ہوئے وہ لجائی سے مسکراتا ہوا فہد مصطفیٰ کی طرح ہماری فرمائش پہ ہمارے قریب آکر بیٹھا۔"جی۔۔۔"

مجھے یقین ہے کہ ہم وہاں مہمان تھے، تبھی اسے احتراماََ میری بکواس برداشت کرنا پڑی ہو گی۔

"اپنے بارے میں کچھ بتایئے۔۔۔"کافی کے گرم مگ کو اپنے ٹھنڈے ہاتھوں سے رگڑتے ہوئے میں نے پوچھا۔

"آپ پوچھیئے۔۔"وہ ذرا نظریں جھکا کر بولا۔

شاید اس لیئے کہ مجھ جیسی معمولی شکل وصورت والی لڑکی اس ہینڈسم کے سامنے جو

تھی۔کیسے دیکھتا بھلا؟

"آپ شرما کیوں رہے ہیں؟میری طرف دیکھیئے۔۔"انتہائی بے باکی سے میں نے کہا۔

"مجھے لگتا ہے مجھے یہاں سے جانا چاہیئے۔۔۔"مومی کو اپنا آپ کباب میں ہڈی محسوس ہوا۔اور واقعی وہ اس وقت کباب میں ہڈی ہی تھی۔

"نہیں۔۔۔ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔"اس نے نفی میں گردن ہلاتے ہوئے اسکے کہے کی مزحمت کی۔

اس سے پہلے کوئی کچھ بولتا میں نے ہی بولا۔"ہاں۔۔تم جاؤ۔۔۔"میں وہاں سے اٹھی اور ذرا سائیڈ پہ ہوتے ہوئے اسے ہم دونوں کے پاس سے اٹھنے کے لیئے رستہ دیا۔

"سنگل ہیں آپ؟؟کمیٹڈ تو نہیں۔۔"یہ انتہائی بے شرمی کا مظاہرہ تھا۔

"نہیں۔۔دس بارہ سال اسی چیز میں گزارے ہیں۔۔ڈچ کیا کسی نے۔۔سو اب کوئی بھی نہیں ہے۔۔"

ایک لمحے کے لیئے لگا جیسے میرے اپنے دل کے ٹکڑے ہو گئے ہوں۔میرا عکس ہی شاید میرے سامنے بیٹھا مجھ سے بات کر رہا ہو۔شاید جو میرے ساتھ بیت چکا تھا وہی

اس کے ساتھ بھی بیت چکا تھا۔فرق صرف اتنا تھا کہ میں نے بے وفا کو دکھا دیا کہ میں جی سکتی ہوں۔اور میں نے جینا سیکھا بھی۔ لیکن وہ ابھی تک اسی ماضی میں کہیں بھٹک رہا ہے۔یہ بات میرے لیئے آج بھی انتہائی دکھ کی ہے۔ نجانے کیوں؟اس کیوں کا جواب شاید میں ساری زندگی تلاش ہی کرتی رہوں گی۔

"اتنے پیارے لڑکے کو کوئی کیسے دھوکا دے سکتا ہے؟؟"میں لب بھینچ کر بولی۔

"بس۔۔۔"اسکے لفظوں میں درد تھا۔

زندگی میں سچ مانو تو میں نے پہلا مرد دیکھا جو دکھی تھا۔جسے محبت کا دکھ تھا۔اس سے پہلے اس سے مزید بات ہوتی ایک ورکر نے ہماری بات میں مداخلت کی۔"فلاں روم میں کمبل چاہیئے سر۔۔"

جی چاہا اس کا سر پھاڑ دوں لیکن چپ رہی۔

اسے بتایا گیا کہ کہاں سے لینا ہے۔مگر وہ پھر سے مسکراتا ہوا آیا اور پھر سے کسی چیز کے بارے میں پوچھنے لگا۔

"پلیز۔۔آپ جائیں یہاں سے۔۔۔"میں نے التجائی انداز سے کہا۔

"کوئی کام خود سے بھی کر لیا کرو۔۔۔"اس نے زچ ہو کر اسے کہا تو وہ آناً فاناً وہاں سے غائب ہوا۔

جی چاہ رہا تھا کہ اسے خود کے متعلق سب بتاؤں۔۔ایسا لگا کہ جیسے کوئی مل گیا ہو۔۔اپنا دکھ بانٹنے کے لیئے۔ لیکن اس سے پہلے ضروری تھا اس کے بارے میں جاننا۔

"جی۔۔تو میں پوچھنا چاہ رہی تھی کہ لڑکوں کو بھی بریک اپ کا دکھ ہوتا ہے؟؟"یہ سوال آج بھی میرے دل میں ہے لیکن مجھے آج تک اسکا کوئی خاطر خواہ جواب نہ مل سکا۔

"دکھ تو ہوتا ہے۔۔لیکن اب اس سب کے لیئے ٹائم نہیں۔۔"

"ہائے دل پہ لگی یہ بات۔۔"میں نے دل میں سوچا۔"ان سب کے لیئے وقت تو میرے پاس بھی نہیں۔۔۔ہم مزدور لوگ بھلا کہاں محبت کو افورڈ کر سکتے ہیں؟"

بہت اچھی سوچ تھی اسکی۔ لیکن میرا ماننا ہے کہ اگر کسی بھی رشتے میں خلوص نہیں تو اس رشتے کی بنیاد ہی کھوکھلی ہوتی ہے۔اور ایسے رشتے کو ختم ہی ہو جانا چاہیئے۔

"آپ کا نام؟؟"ذرا آہستگی سے سوال کیا تھا۔

اس نے اپنا نام بتایا۔

اپنے مسیحا کا نام سن کر کچھ لمحے کے لیئے خاموشی سی طاری ہوئی تھی۔"ام م۔۔"

میرے خاموش رہنے پہ اس نے بھی مجھ سے وہی سوال کیا گیا۔

"نام میں کیا رکھا ہے؟ آپکا نام پوچھنا تو ضروری تھا۔۔"میں نے ذرا ہچکچاتے ہوئے

جواب دیا۔

"پتہ ہونا چاہیئے ناں۔۔"

"میں نے کون سا اب کبھی آپ سے بات کرنی؟ آج ہماری آخری رات ہے

یہاں۔۔ صبح ہم چلے جائیں گے۔۔ میں کسی ملال کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی۔ اسی

لیئے سوچا کہ جانے سے پہلے بول دوں۔۔۔"

"اچھا کیا۔۔ بول دیا۔"

"میں اگر آپ کو کچھ دوں تو کیا آپ قبول کریں گے؟"میں نے اپنے ہاتھوں سے

اتارے ہوئے دستانوں پہ نگاہ دوڑائی، جسے میں اپنے ہاتھوں سے اتار چکی تھی۔

"جی۔۔ کیوں نہیں۔۔۔"اس نے کھلے اور صاف دل کا مظاہرہ کیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکی خوبصورتی سے کہیں زیادہ اسکے اخلاق نے مجھے متاثر کیا تھا۔جی چاہا ابھی اٹھوں اور اسکے قدموں میں بیٹھ کر کہہ دوں۔۔"مجھے قبول کرلو۔۔" مگر یہ کوئی مذاق تھوڑی نا تھا۔زندگی تھی۔ فلمی زندگی تو نہیں تھی۔دوسرا مجھے احساس تھا کہ کوئی بھی بکواس ہم دونوں کے لیئے بری ثابت ہوسکتی ہے۔سوشل میڈیا کا دور ہے۔ہر ایک کے ہاتھ میں پکڑا موبائل ایک سیکنڈ میں سب وائرل کردینے کے لیئے کافی ہوگا۔

"یہ دستانے۔۔میری امی جان نے بنائے ہیں۔۔اگر آپ اسے رکھ لیں تو۔۔۔"میں نے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے اسکے سامنے دستانے کیے، جنہیں اس نے اسی وقت پہن لیا۔اس قدر صاف گوئی کا مظاہرہ دیکھ کر دل باغ باغ ہوگیا۔

لیکن اندر ہی اندر یہ احساس بھی تھا کہ اب اس سے کبھی نہیں ملوں گی۔ لیکن بچھڑنے کا غم تب زیادہ ہوتا ہے جب کوئی عہد وپیماں بھی ہو۔اس پچیس منٹ کی ملاقات جس میں اس نے گن کے کوئی دس منٹ ہی مجھ سے بات کی ہوگی۔اس میں ایسا کچھ تو تھا ہی نہیں۔

"اپنا نمبر بتادیں۔۔۔"مومی نے میز کے قریب آکر سوالیہ انداز میں کہا۔

"نہیں چاہیئے۔۔۔"میں نے بار بار مزاحمت کی مگر تب تک وہ نمبر لے چکی تھی۔

"نمبر چاہیئے ہی نہیں تھا۔۔بات ہی نہیں کرنی۔۔"

ایک ڈر تھا دل میں۔۔کہیں ایسا نہ ہو جائے۔۔کہیں ویسا نہ ہو جائے۔۔دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے۔اور ویسے بھی انسان جب کسی کے سامنے اپنی پسندیدگی کا اظہار کر دیتا ہے تو بری طرح سے پھنس جاتا ہے۔

"اچھا۔۔تو اب ہم جائیں؟؟یا تھوڑی دیر بیٹھ جائیں؟"میں نے نہ چاہتے ہوئے بھی اجازت مانگی۔کہ کہیں یہ نہ سوچ رہا ہو کہ لڑکی پاگل ہو گئی ہے۔ویسے نیم پاگل تو ہو ہی گئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نہیں تھوڑی دیر بیٹھ جائیں۔۔"اسکی بات پہ ہونٹوں پہ مسکراہٹ دوڑ سی گئی۔

کافی کا آخری گھونٹ اس نیت سے بھرا کہ "اب جب کبھی کافی پیوں گی تو اپنے مسیحا کے ساتھ ہی پیوں گی۔۔"دل اپنے ہی ارادے پہ گُدگُدا سا گیا۔کیونکہ کافی میں تو اپنی جان ہے۔لیکن اب وہ جان کسی اور سے منسلک ہو کر رہ گئی تھی۔

مومی نے اسے کافی کے پیسے دیے تھے جو کہ اس نے یہ کہہ کر نہیں لیئے کہ۔۔"آپ مہمان ہیں یہاں۔۔رہنے دیجیئے۔۔۔"

"آئی لوّیو کہوں گی تو حق سے نہیں دوں گی۔۔۔اب تو لے لیجیئے۔۔۔"میں نے شرارتی انداز میں کہا، کاؤنٹر پہ پیسے رکھے اور نکلنے کی کی۔

"نہیں۔۔آپ اٹھا لیجیئے۔۔پیسے رہنے دیں۔۔۔"

مومی نے پچاس کا نوٹ نکالا اور اسے اس پہ آج کی تاریخ یعنی یکم جنوری 2022 لکھ کر دیا۔اور ایک نوٹ پہ اس نے میرے کہنے پہ، اپنے سائن کر کے مجھے دے دیا۔ جسے میں نے کسی گولڈ بسکٹ کی طرح بحفاظت اپنے والٹ میں رکھا۔

"اجازت ہو تو صبح آجاؤں؟؟"دل بے وجہ ہی اجازت طلب کر رہا تھا جبکہ یہ تو اپنی مرضی کا مالک ہے ناں۔

"آجایئے گا۔۔۔"اس نے پر خلوص انداز میں کہا۔

آخر بوجھل قدموں سے ہم نے اپنی راہ لی۔ خود کو بارش سے محفوظ کرنے کی غرض سے ہم نے چھتری کھولی اور اپنے ہاٹل کی طرف نکل گئے۔سب فلمی فلمی سا لگ رہا تھا۔دل میں خوشی تھی کہ اب کوئی ملال نہیں رہا۔دکھ اس بات کا تھا کہ اب کبھی اس سے بات نہیں ہوسکے گی۔ لیکن بعد کا دکھ پہلے والی خوشی سے کم تھا۔

****

جب تک اس سے نہیں ملی تھی، تب تک میرے لیئے صرف میری اپنی ذات ہی اہمیت رکھتی تھی۔اس چیز کا احساس مجھے تب ہوا جب میں اگلی صبح تن تنہاء، پورا ایک گھنٹہ بناء کسی وجہ کے اسکے آشیانے کے سامنے کھڑی رہی۔

ساری رات صرف یہی سوچتی رہی کہ ایک بار پھر سے کہیں وہ سب دہرایا تو نہیں جائے گا؟ جو آج سے دو سال پہلے ہوا تھا۔۔میرے دل نے ہی مجھ سے بغاوت کی۔ "نہیں۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہوگا۔۔۔ہر مرد ایک جیسا نہیں ہوتا۔۔اسے تو ویسے بھی اللہ نے تم سے ملایا ہے۔۔نفل پڑھ کر نکلی تھی اس راہ پر۔۔اگر غلط ہوتا تو اللہ تعالیٰ تمہیں وہاں جانے نہ دیتا۔۔سب اس کے حکم سے ہوا ہے۔۔"

نیند سمجھو میری آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔شدید سردی میں صرف اپنی جیکٹ اور شال کا ہی آسرا تھا۔کیونکہ ہوٹل کے کمبل سے کچھ عجیب عجیب سا محسوس ہو رہا تھا، سو وہ نہیں لے سکی۔

اگلی صبح نمازِ فجر ادا کی، تیاری کی اور بس نکل پڑی ایک بے نام و نشاں راستے پہ۔نہیں معلوم تھا کہ میرے قدم کس جانب کو اٹھ رہے ہیں؟ یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ میں

کیوں جارہی ہوں وہاں؟جب کہ میں سوچ چکی تھی کہ اس سے اب کبھی بات نہیں کروں گی۔میرا دل بس مجھ سے اتنا کہتا رہا۔"آج کے بعد تم اسے کبھی نہیں دیکھ سکو گی ۔اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تم اس سے آج مل لو۔اس کے بعد تم کہاں،وہ کہاں؟"

ایسی صورتحال میں حیلے بہانے بھلا کب سمجھ آتے ہیں؟دل اپنی مرضی کا مالک ہوتا ہے بس۔۔اسے بھلا کہاں کسی کی اجازت سے غرض؟

سیاہی مائل آسمان پہ جیسے جیسے روشنی پھیلتی جاتی آنکھوں کو اتنا ہی سکون ملتا جاتا۔لیکن آنکھیں ابھی بھی اسکے دیدار کے لیئے ترس رہی تھیں۔اور اب تو یہ پہلی نگاہ ساری عمر کے لیئے یقینی سزا ہی بن کر رہ گئی تھی۔

****

ہاٹل میں موجود ہر مہمان ٹیرس پہ موجود صبح سویرے کے منظر سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔اور میری نگاہیں اپنے مسیحا کو تلاش کرنے میں لگی ہوئی تھیں۔میں ہاٹل کے باہر تقریباً ایک گھنٹہ کھڑی رہی کہ شاید وہ دیکھ لے اور باہر آجائے۔لیکن ایسا نہ ہو سکا۔

ے اک عکس شامل ہے میری ذات میں تیرا۔۔۔۔

مجھ میں باقی رہا کچھ نہیں میرا، سب تیرا۔۔۔۔

مجھے ہے یقین کہ پھر سے ملیں گے "جاناں"

بھلا تجھ سے جدا ہو کر کہاں رہ پائے گا؟ یہ دل میرا

بس پھر کیا تھا اپنی ویڈیو خود ہی بنائی۔بے اختیار لبوں پہ جاری ہونے والا شعر سرِ راہ چلتے ہوئے ویڈیو میں محفوظ کیا اور واپس ہوٹل میں آ گئی۔

دل نے چاہا کہ قدم پیچھے کی طرف کھسکا لوں۔۔لیکن ایسے کیسے؟ "کسی کی عزت ہماری خوشی سے زیادہ اہم ہوتی ہے۔" بس یہی سوچ کر میرے قدم اندر جانے کی جسارت نہ کر پائے۔

****

کسی سے موبائل لے کر ہاٹ اسپاٹ سے وائی فائی آن کیا اور مومی کے نمبر سے میسج بھیجا لیکن میسج سین نہیں ہوا۔ ہمیں ناشتہ کے لیئے بلایا گیا۔ بادل نخواستہ ناشتہ کیا اور پھر سے ٹیرس پہ آ کر اپنی نظریں اسکے ہاٹل کی طرف جما دیں۔

"کاش۔۔اک بار وہ سامنے آجائے۔۔کاش۔۔۔"لیکن ایسا نہ ہو سکا۔

اس اجنبی سے ملنا صرف پچیس منٹ کا ہی تھا۔لیکن وہ پچیس منٹ، پچیس گھنٹے ثابت ہوئے۔دن میں گھنٹے تو چوبیس ہوتے ہیں۔۔لیکن اسے بلاوجہ یاد کرنے میں پچیس گھنٹے گزر جاتے ہیں۔ جن میں سکون صرف پچیسویں گھنٹے میں ملتا ہے جب اسکارپلائے آجاتا ہے۔عجیب احساس ہے یہ۔ایک اجنبی سے ایسا رشتہ کیونکر ہو سکتا ہے؟؟

خیر بوجھل قدموں سے گاڑی میں بیٹھی اور اپنے ہمسفر کے بناء ہی اپنی منزل کی جانب گامزن ہوئے۔لیکن دھیان ابھی بھی وہیں لگا ہوا تھا۔آنکھیں ابھی بھی اپنے مسیحا کی منتظر تھیں۔جب سفر اتنا خوبصورت ہو، خوبصورت میوزک ہو اور آپ تنہا ہوں تو سمجھو آپ پھر تنہاء ہیں ہی

نہیں۔کوئی نہ کوئی آپ کے ساتھ ضرور ہوتا ہے۔آپکی یادوں میں یا پھر آپکی آنکھوں میں۔

اسی اثناء میں بے ضبط آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں نے دل میں ہلچل سی مچادی تھی

۔

"کہیں یہ ایگو تو نہیں؟؟ اگر ایگو ہے تو اسے اپنے اندر سے نکالو۔۔جب دل چاہ رہا ہے تو رابطہ کرو۔۔اب یہ کیا بات ہوئی کہ۔ نہیں بھئی رابطہ نہیں کرنا۔۔اس میں بھلا کیا برائی ہے؟؟"اپنے ہی سوال و جواب سے عاجز آکر میں سر پکڑ کر رہ گئی۔

"یااللہ کسی نامحرم کے لیئے میری آنکھوں کو بہنے نہ دینا۔میرے حال کا محرم صرف تیری ذات ہے۔"

اس لمحے میں بھول چکی تھی کہ میں نے حرمِ پاک کے سامنے اپنے دل میں یہ دعا اس سے مانگی تھی۔یہ دعا قبول بھی ہوئی تھی لیکن آج پھر سے میری آنکھوں میں آنسو۔۔No way"یہ تو سراسر خالقِ کائنات کے ساتھ کیے گئے عہد کی خلاف ورزی ہے۔

"میں وہ جس نے پچھلے دو سالوں سے کسی کے لیئے بھی ایک آنسو کا قطرہ تک نہیں بہایا۔

میرے رب نے مجھے اپنے حرم میں بلانے سے پہلے میرے دل سے دنیا کی کھوکھلی محبت کے سب راز جو کھول دیئے تھے۔اب بھلا کیسے میں کسی کے لیئے رو سکتی تھی؟ نہیں۔۔نہیں۔۔بالکل بھی نہیں۔۔مجھے نہیں رونا۔۔۔بالکل بھی نہیں رونا۔۔۔"

اپنی آنکھوں کو سب کی نظروں سے بچاتے ہوئے صاف کیا اور موبائل ہاتھ میں لیتے ہوئے سگنل آن ہونے کا ویٹ کیا۔

"یہ کیسا انتظار تھا؟ اور کیوں تھا؟ آخر کیوں؟"

نیلم ویلی کشمیر کی حد تک ایس۔کام کی سم چلتی تھی جو کہ ہم نے نہیں لی۔اب چار و ناچار نیٹ ورک بحال ہونے کا انتظار کرنا تھا۔ابھی اک یہی مصیبت نہیں تھی۔ مصیبت تو نمبر بھی تھا۔جو کہ صرف مومی کے فون میں تھا۔دل کو گوارا نہیں تھا کہ اب اس سے فون لے کر بات کی جائے۔یا اسے بتایا جائے کہ مجھے اس سے بات کرنی ہے۔

مجھے اسے بتانا تھا کہ میں نے کتنی دیر اسکا انتظار کیا۔۔کیوں بتانا تھا؟ یہ آج تک سمجھ ہی نہیں آیا۔۔حالانکہ اسے بتانے یا نہ بتانے سے کیا فرق پڑ جانا تھا؟

ذہن پہ زور دیا۔ حتی المقدور کوشش کی۔۔اور سوچا۔۔اور سوچا۔۔ نمبر میں زیرو زیادہ ہونے سے نمبر آسانی سے یاد آگیا۔جب اس نے اسے نمبر بتایا تھا ذہن نشین تو تبھی کر لیا تھا مگر سوچا "ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔۔ چھوڑو۔۔"

رابطہ ہوا، بات ہوئی۔دل کو ایسے محسوس ہوا، جیسے کسی بچے کی طرح ہاتھوں سے نکلتا جا

رہا ہے۔

مومی دیکھ چکی تھی اسکی مسڈ کال تبھی وہ بولی۔"اسے دکھ نہیں دینا کبھی۔پہلے ہی بکھرا ہوا ہے۔۔"

"تو میں کونسا بکھری نہیں؟خود کو سب کے سامنے مضبوط کیے ہوئے ہوں۔۔کیونکہ میرا ماننا ہے جو کسی بے وفا کے لیے اپنی زندگی کو ختم لگالیتا ہے،اسکی زندگی سوالیہ نشان بن جاتی ہے۔"میری بات پہ وہ اشک بار ہوئی۔"پہلے جیسی سچوئیشن میں نہ جانا۔۔"

اسکی بات نے مجھے لاجواب کر دیا۔

"پہلے جیسی سچوئیشن میں نہ جانا۔۔""پہلے جیسی سچوئیشن میں نہ جانا۔۔"

میرے لیئے تو یہ عام سی بات تھی۔لیکن یہ کیسے خاص ہو گئی؟کچھ پتہ ہی نہ چلا۔لوگ کہتے ہیں کہ محبت ایک پل میں ہی ہو جاتی ہے۔لیکن ایسے کیسے؟؟رونا۔۔کسی کو یاد کرنا۔۔اور اسکا آپکو اگنور کرنا؟اگر یہ سب محبت ہے تو مجھے ایسے کسی جذبے کو اپنے دل میں بسانا ہی نہیں۔بھاڑ میں جائے ایسی محبت!

میں وہ جو موبائل سے دور بھاگتی تھی،اب چوبیس سو گھنٹے موبائل پہ نظریں جمائے

رکھتی ہوں کہ کہیں اسکا میسج تو نہیں آیا؟ بلاشبہ یہ سچ ہے کہ "انتظار کی اذیت مثلِ موت ہے۔"

ایسا کبھی نہیں ہوا میرے ساتھ کہ میں کسی کو بے اختیار جا کر بول دوں کہ مجھے آپ اچھے لگتے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں عورت کی اس ہمت کو بے حیائی کا نام دے دیا جاتا ہے۔ لیکن کسی کو پسند کرنا اور اسکا اظہار کرنے کا حق تو اللہ نے سب کو دیا ہے۔ کیونکہ (اللہ جمیل یحب الجمال)

اور مجھے آج بھی اپنے کہے ہوئے کا ذرا ملال نہیں۔۔اور نہ ہی کبھی ہو گا۔۔

میں تو صرف اتنا چاہتی ہوں کہ کسی ایسے کو اپنا ساتھ دوں، جسے میری ضرورت ہو۔ جس کی زندگی میں میرے آنے سے بدلاؤ آئے۔ نا کہ ایسا انسان جو پہلے سے بنا، بنایا ہو۔۔

میں اس سے پہلے بہت خوش تھی۔اور اب بھی خوش ہوں۔۔ لیکن میری وجہ سے اگر کسی کی ذات کو نقصان پہنچتا ہو گا تو یہ میری زندگی کا سب سے بڑا خسارہ ہو گا۔

"مجھے اپنے بزنس پہ فوکس کرنا ہے۔۔" بار بار اک یہی بات سن کر اپنا آپ فضول لگنے

لگا ہے۔

میں اپنے خواب پورے کر کے خوش ہوں مگر یہ پچھتاوا نہیں جاتا۔۔

کہ مستقبل بنانے سے تو اچھا تھا۔۔۔۔۔۔تجھے اپنا بنا لیتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(تہذیب حافی)

"اب تو ہر نماز میں اللہ سے یہی دعا رہے گی۔۔کہ میرے دل سے وہ پچیس منٹ کی یاد نکال دے۔یا اس کے دل میں مجھے ڈال دے۔ایسے اسے پریشان کرنا سراسر غلط ہے۔ دل کے رشتوں میں زبردستی بھلا کہاں ہوتی ہے؟کہ ایک بات کرنے کی کوشش کرے اور دوسرا اسے یہ احساس دلائے کہ "You are nothing for me"

"جب ایزی لگا تب میسج کر دیا کروں گا۔۔"اب نمبر کس لیئے دیا تھا بھلا؟وظیفہ کرنے کے لیئے؟؟حالانکہ بات کرنے کے لیئے وقت میرے پاس بھی نہیں۔۔لیکن جو دل میں بس جائیں انکے لیئے خود کو ہر وقت انکے لیئے دستیاب رکھنا پڑتا ہے۔خیر میرے لیئے اسے دیکھنا ہی کافی ہے۔بات کرنا اہم نہیں۔۔

وہ جہاں رہے بس خوش رہے۔۔زندگی میں سکون اہم ہے محبت نہیں۔۔اس سے مل کر ایک مثبت تبدیلی تو زندگی میں آئی ہے کہ اب محبت سے نفرت نہیں رہی۔۔اور اسی جذبے نے مجھے زندگی میں آگے بڑھنے کی اور ہمت دی ہے۔

لیکن اب میں نے دل کو سمجھالیا ہے کہ وہ اجنبی تھا۔۔اجنبی ہے اور اجنبی ہی رہے گا مگر جانا پہچانا سا۔۔دل کا کیا ہے؟اب ہمیشہ کے لیئے اس دل میں بس گیا ہے تو بس،بس گیا ہے۔۔چند ہفتوں بعد تو نارمل ہو ہی جائے گا یہ دل، مگر "ساری زندگی کے روگ سے، کچھ دیر کی تکلیف بہتر۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"No need to be sad. This is life. And sometimes life does not have a happy end."

اب "فواد خان" پسند آجائے تو کیا وہ آپکو مل جائے گا؟ہا۔۔ہا۔۔ہا۔۔

(کہانی واقعی ختم ہو گئی ہے)

(از قلم : عظمیٰ ضیاء)

Insta // @uzmaziaofficial1(04.01.2022)

****

ختم شدہ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کرواناچاہیں تواردو میں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کااستعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریرایک ہفتے کے اندراندرویب پرپوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئےاوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کااستعمال کرسکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرامیگزین